سیرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مع
معمولات ومسائلِ ماہِ صفر
تحریک تحفظِ اہلسنت پاکستان
/@TTASP021
thareeketahaffuzeahlesunnat.blogspot.com

# سیرت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

## آپ رضی اللہ عنہ کا نام

آپ رضی اللہ عنہ امت مصطفیٰ ﷺ کے بادشاہ، حجت نبی علیہ السلام کی دلیل، سچے عامل، تحقیق کے عالم، اولیاء اللہ کے دل کا میوہ سید الانبیاء علیہ السلام کے لخت جگر اولاد علی رضی اللہ عنہم، وارث نبی علیہ السلام، عارف عاشق ہیں۔ آپ کا نام ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

نوٹ:

22 رجب نہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ تاریخ وصال آپ کی تاریخ ولادت 17 ربیع الاول 80ھ ہے اور تاریخ وصال ماہِ شوال 148ھ ہے، اور ایک قول رجب کا بھی ہے۔ (جلاء العیون، ملا باقر مجلسی، ج ۲، ص ۶۹۳)

سوال: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال کیا ہے؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال ۲۲ رجب ۶۰ ھ ہے، لیکن جہاں تک ایصالِ ثواب کا تعلق ہے قرآن و حدیث میں اس کے جواز کے دلائل بکثرت موجود ہیں اور وقت کی کوئی قید نہیں سال کے کسی بھی دن کر سکتے ہیں ۲۲ رجب کو کرنا بھی کوئی ضروری نہیں۔

اہلسنت و جماعت کے نزدیک تمام صحابہ عادل ہیں۔ کسی ایک صحابہ سے بغض رکھنا اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت سے خارج کرنے کے مترادف ہے۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

الْحُسْنٰی ط۔ ترجمہ: سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت رکھنا بد مذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۲۵۲، مکتبۃ المدینہ)

(کسی ایک دن وصال اور تاریخ پیدائش ہو تو خوشی کرنے کا کیا حکم ہے، فقیر کی کتاب 'میلادِ حسن اعظم اور راہِ اعتدال' کا مطالعہ کریں)۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تمام مشائخین کے سردار ہیں اور ہر فرد و بشر آپ پر کامل اعتقاد رکھتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مقتدائے مطلق الہیون کے امام اور محمدیوں کے پیشواء ہیں۔ اہل ذوق آپ رضی اللہ عنہ کے دلدادہ اور اہل تحقیق آپ کے شیدا ہیں۔ سب عابدوں سے بڑھ کر عابد اور زاہدوں کے کلام ہیں۔ حقائق کے مصنف اور لطائفہ تفسیر اور تنزیل میں لاثانی تھے امام باقر رضی اللہ عنہ سے آپ نے بہت سی باتیں روایت فرمائی ہیں۔

## غلط فہمی کا ازالہ

مجھے ان لوگوں پر حیرانی ہوتی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت آپ رضی اللہ عنہ سے سوءظن رکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اہل سنت ہی اہل بیت ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اس شخص کے دل میں کیا خیال ہے جو جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان تو رکھتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں سے محبت نہیں رکھتا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو اہل بیت سے اس قدر محبت تھی کے لوگ آپ کو رافضی خیال کرنے لگے، اور اسی وجہ سے ان کو قید بھی کیا گیا۔ چنانچہ اسی بارے میں ان کا ایک شعر ہے، جس کے معنی ہیں کہ

اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دوستی رفض سے ہے۔ تو تمام جن و انسان میرے رفض کی گواہی دیں، اگر آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا جاننا نقصان دہ نہیں ہے تو جب تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ دو جہاں تصور کرتے ہو تو آپ کے وزراء صحابہ کو بھی درجہ بدرجہ جاننا لازم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا رتبہ بھی پہچاننا چاہیئے جو کہ اس بادشاہت کے

ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ان سے انکار نہ کرنا چاہیے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ وابستگانِ دامن مصطفیٰ محمد ﷺ میں سب سے افضل کون ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بوڑھوں میں سے صدیق اکبر ؓ اور فاروق اعظم ؓ، جوانوں میں سے حضرت عثمان و علی ؓ، عورتوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور لڑکیوں میں حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

## نجات نسبت پر مبنی نہیں

نقل ہے کہ ایک دفعہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر صادق ؓ کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا کہ اے رسول ﷺ کے بیٹے مجھے کچھ نصیحت کرو کیونکہ میرا دل سیاہ ہوگیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ ابا سلیمان! تو زاہد زمانہ ہے۔تجھ کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے۔انہوں نے عرض کیا کہ اے فرزند پیغمبر ﷺ اللہ تعالی نے آپ کو ہم سب سے بزرگی بخشی ہے اور نصیحت کرنا آپ پر فرض کیا ہے۔آپ نے فرمایا، اے ابا سلیمان! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے جد بزرگوار مجھ سے سوال نہ کریں کہ کیوں تم نے میری مشابہت کا حق ادا نہ کیا۔نجات نسبت پر مبنی نہیں ہے بلکہ نیک اعمال پر منحصر ہے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو سن کر بہت روئے اور کہا کہ الٰہی جس شخص کا گوشت پوشت اور ہڈیاں نبوت سے ظہور میں آیا ہو۔جس کا نانا رسول کریم ﷺ، جس کی ماں فاطمہ الزہرہ ہو۔وہ اس قدر خوف قیامت سے ہراساں ہے تو داؤد کس شمار و قطار میں ہے اور کس بات پر ناز کرسکتا ہے۔(تذکرہ الاولیاء)

نوٹ: ہمارے وہ بھائی، بہن جو کسی بزرگ یا ولی سے نسبت رکھتے ہیں اور اسی کو نجات کیلئے کافی سمجھتے ہیں۔نیک اعمال سے غافل ہوتے ہیں وہ توجہ کریں۔

## دنیا سے بے نیازی

منقول ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص کی روپوں کی تھیلی گم ہو گئی ۔ اس نے آپ ؓ سے آ کے کہا کہ آپ نے میری تھیلی چرائی ہے۔آپ ؓ نے اس سے دریافت کیا کہ کتنے روپے تھے اس نے کہا کہ ایک ہزار، چنانچہ آپ ؓ اس کو گھر لے گئے ۔ اور دو ہزار روپے اس کو دے دیئے۔ جب وہ شخص اپنے گھر گیا وہ روپے مل گئے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا حال عرض کیا اور معذرت چاہی اور روپے واپس کرنا چاہیے۔لیکن آپ ؓ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو دی ہوئی چیز واپس نہیں لیا کرتے۔ چنانچہ اس نے آپ ؓ کی نسبت لوگوں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آپ حضرت امام جعفر صادق ؓ ہیں۔ یہ جان کر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

## آپ ؓ کی عاجزی

نقل ہے کہ ایک دن آپ اپنے غلاموں میں بیٹھے تھے۔آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔آؤ ہم سب مل کر عہد کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جو شخص نجات حاصل کرے وہ دوسرے شخص کے لیے نجات کی سفارش بارگاہِ الٰہی میں کرے گا۔غلاموں نے حیرانی کے ساتھ عرض کیا، اے جگر گوشہء رسول ﷺ آپ کو ہم غریبوں کی سفارش کی کیا حاجت ہے۔ جبکہ آپ کے نانا حضور سرورِ کائنات شفیع روزِ جزاء ہیں آپ نے فرمایا! کہ مجھے اپنے افعال سے شرم آتی ہے کہ کس طرح قیامت کے روز اپنے نانا کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ سکوں گا۔

# کرامات حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

نقل ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے آکر عرض کی کہ اے ابن رسول ﷺ مجھے خدا کا دیدار کراؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا۔ ان کو کہا گیا تھا کہ تو نہیں دیکھ سکے گا۔ اس نے عرض کی سنا تو ہے۔ لیکن میں امت محمدیہ ﷺ سے ہوں۔ آپ ﷺ کی امت کا ایک شخص ایک فریاد کرتا ہے کہ میرے دل نے اپنے خداوند کریم کو دیکھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں سے فرمایا کہ اس شخص کو باندھ کر دریائے دجلہ میں پھینک دو۔ آپ رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ جب اس کو دریا میں پھینک دیا گیا اور پانی نے اس کو اوپر کی طرف اچھالا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریا کو مخاطب کر کے کہا اس کو نیچے، اوپر خوب غوطے دے۔ آپ رضی اللہ عنہ دریا کو کہتے رہے اور دریا اس کو نیچے اوپر اچھالتا رہا جب اس کی حالت غیر ہوئی تو اس نے کہا خداوند بچا جونہی آپ رضی اللہ عنہ نے یہ لفظ سنے تو غلاموں کو حکم دیا کہ اس کو فوراً نکال لو۔ چنانچہ جب اس کو کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تو نے خداوند کریم کو دیکھا۔ اس نے عرض کی کہ یا ابن رسول ﷺ جب تک خدا کے سواء غیر سے امداد کا طالب رہا ایک حجاب سا دل میں محسوس کرتا رہا لیکن جب خداوند پر بھروسہ کیا تو میرے دل میں ایک سوراخ کی راہ سے روشنی محسوس ہوئی جس کی وجہ سے بالکل اطمینان ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب تو اپنے دل کے سوراخ کی حفاظت کر۔ (تذکرہ الاولیاء)

خلاصہ: اللہ تعالیٰ نے دریا کو آپ رضی اللہ عنہ کے تابع کر دیا تھا جو آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس شخص کو اوپر، نیچے غوطے دے رہا تھا۔

نقل ہے کہ خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے وزیر سے کہا کہ جاؤ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لاؤ تا کہ ان کو قتل کر دوں۔ وزیر نے کہا کیا وہ صادق جو گوشہ نشین اور عبادت الٰہی میں مصروف ہے اور بادشاہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتا ہے، وزیر کے اس کلام سے بادشاہ ناراض ہوا اور مجبور ہو کر وزیر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے چلا گیا۔ بادشاہ نے اپنے غلاموں کو کہا کہ جب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تشریف لائیں اور میں اپنے سر سے ٹوپی اتاروں تو تم اس وقت ان کو قتل کر دینا۔ چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو خلیفہ تعظیم کے لیے اٹھا اور بڑی عزت کے ساتھ استقبال کے لیے دوڑا اور صدر مسند پر آپ کو بٹھا کر غلاموں کی طرح دست بستہ بیٹھ گیا۔ غلاموں نے بڑا تعجب کیا۔ منصور نے آپ سے خدمت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا دوبارہ مجھے مت بلانا تا کہ عبادت الٰہی میں مصروف رہوں۔ چنانچہ خلیفہ نے بصد عز و اکرام آپ کو رخصت کیا۔ اور اسی وقت بادشاہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور تین دن تک بدستور بے ہوش رہا۔ بعض کہتے ہیں کہ تین نمازوں کے وقت تک بے ہوش رہا۔ یعنی اس کی تین نمازیں قضا ہو گئیں۔ جب ہوش میں آیا تو وزیر نے ماجرا دریافت کیا بادشاہ نے کہا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم اژدہا آپ کے ہمراہ تھا کہ اس کا ایک لب محل کے اوپر کے کنگرے پر اور دوسرا سطح زمین پر تھا اور زبان سے مجھ کو کہہ رہا تھا کہ اگر تو نے ذرہ بھر بھی تکلیف دی تو تجھ کو نگل جاؤں گا۔ چنانچہ اس اژدہا کے خوف سے عذر خواہی کی اور اس طرح بے ہوش ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

خلاصہ: اللہ نے ایک ادنیٰ مخلوق سے کیسی زبردست، آپ رضی اللہ عنہ کی امداد فرمائی۔ جو کہ کھلی کرامت ہے۔

# کرامت کا حکم

## کرامت کا ثبوت قرآن کریم سے

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں۔

کرامت کے واقع ہونے پر ہمارے پاس دلیلیں ہیں، پہلی دلیل حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ نص سے ثابت ہے، اور یہ کہ جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس عبادت گاہ میں جاتے تو ان کے پاس رزق پاتے، انہوں نے فرمایا ﴿**قال یا مریم انی لک ھذا**﴾ اے مریم یہ تمہارے لئے کہاں سے ہے؟ حضرت مریم نے کہا ﴿**قالت ھو من عند اللہ**﴾ اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔ اسی طرح اصحاب کہف کا واقعہ اور ان کا کئی سال غار میں کھانے پینے کے بغیر ٹھہرنا اور آصف بن برخیا کا واقعہ اور ان کا تخت بلقیس کو آنکھ جھپکنے سے پہلے لانا۔ (شرح مقاصد، لاہور، ج 2، ص)

(کرامت کا شرعی حکم، مزید احادیث سے ثبوت کیلئے فقیر کا رسالہ "عقیدت غوث اعظم اور معمولات اہلسنت" کا مطالعہ کریں)

## حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی میں نیک بختی میں سے یہ بھی نیک بختی ہے کہ اس کا دشمن دانا ہو۔

☆ گناہ پر اصرار انسانوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔

☆ دوسروں کے مال کا لالچ نہ کرنا بھی سخاوت میں داخل ہے۔

☆ گناہ ایک بھی بہت ہے اور ہزار اطاعت بھی قلیل ہے۔

☆ مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کو ترقی دیتی ہے۔

☆ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے غصہ کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے۔

☆ علماء کا فقر اختیاری ہوتا ہے، اور جہلاء کا اضطراری ہوتا ہے۔

☆ نزول بلا ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ امتحان کیلئے ہوتی ہے۔

☆ زیادہ شکم سیری اور فاقہ کشی دونوں عبادت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اوّل۔ جھوٹا کیونکہ اس کی صحبت سے غرور پیدا ہوگا۔

دوئم۔ احمق سے کیونکہ جس قدر وہ بھلا کرے گا اسی قدر نقصان پہنچے گا۔

سوئم۔ بخیل آدمی کی صحبت میں اچھا وقت ضائع ہوگا۔

چہارم۔ بزدل آدمی جو ضرورت کے وقت پیٹھ دیکھا جاتا ہے۔

پانچواں۔ فاسق کی صحبت سے کیونکہ وہ ایک لقمہ کے عوض تجھ کو بیچ دے گا، ادنی سے ادنی چیز کی بھی طمع کرے گا۔

☆ اللہ نے بہشت، دوزخ کو دنیا ہی میں بنا دیا ہے۔ بہشت عافیت ہے اور دوزخ مصیبت ہے۔ عافیت یہ ہے کہ تمام کام نفس کی بجائے اللہ کے سپرد کردے۔ نیز فرمایا کہ بے پردہ چیز مضر ہے۔ اگر اولیاء اللہ کو دشمنوں کی صحبت نقصان دہ ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویاں ہدایت پاتیں لیکن یہ باتیں سبط و قبض سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ آپ کے اقوال تو بے شمار ہیں یہ چند اقوال بطور تبرک لکھ کر ختم کرتا ہوں۔

## کونڈے کی وجہ تسمیہ

۲۲ ویں رجب کو حضرت امام جعفر صادق ﷺ کی فاتحہ کرتے ہیں جسے عرف عام میں کونڈے کی نیاز کہتے ہے۔ اس نیاز کیلئے ۲۲ رجب خاص نہیں بلکہ سال میں کسی وقت بھی یہ نیاز کر سکتے ہیں اور اس کیلئے کونڈے پر نیاز ہی دلوانا ضروری نہیں بلکہ کسی بھی طیب اشیاء پر

یہ نیاز ہو سکتی ہے۔ کونڈے کی فاتحہ سے پہلے لکڑ ہارے کی کہانی (دس بیبیوں کی کہانی، شہزادی کی کہانی وغیرہ) یہ تمام کہانیاں من گھڑت ہیں ان کا شریعت سے کچھ تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ اس فاتحہ کی کوئی چیز گھر سے باہر نہیں لے جا سکتے اس شرط کا بھی شریعت سے کچھ تعلق نہیں۔

## کونڈے کی شرعی حیثیت

کونڈے (گیارھویں، تیجہ، چالیسواں، برسی) یہ سب ایصال ثواب ہی ہے۔ یہ تمام نام عرفی (عوام میں رائج) ہیں۔ ایصال ثواب سے مراد اپنے کسی مالی صدقے یا دیگر عبادات کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچانا ہے۔ یہ ایک جائز و مستحسن امر ہے اور آئمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ﴿اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی جو ہم سے پہلے فوت ہو چکے ہیں﴾ (سورہ حشر، آیت ۱۰) اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کے فوت شدہ بھائیوں کیلئے دعا کا ذکر ہے اور دعا عبادت ہے، جس طرح مسلمانوں کی دعا سے مسلمان مردے کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مسلمانوں کے دیگر نیک اعمال سے بھی مسلمان میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بات کر سکتیں تو صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا

؟ آپ ﷺ نے فرمایا! جی ہاں۔(صحیح بخاری ، جلد ۱، ص ۱۸۶)

علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

رجب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں، یہ جائز ہیں، اس میں جگہ کی پابندی اور نیاز کو تقسیم نہ کرنے کی پابندی بے جا ہے، اس موقع پر ایک کتاب ''عجیب داستان'' کے نام سے پڑھی جاتی ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ نہ پڑھی جائے، فاتحہ دلا کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔(بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ص:230، مطبوعہ: شیخ غلام علی اینڈ سنز، کراچی)

مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمہ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں۔

''ماہِ رجب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوری کے کونڈے بھرے جاتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں، یہ جائز ہے۔ اس میں ایک بات بڑی غلط رواج پا گئی ہے کہ جہاں کونڈے بھرے جاتے ہیں، وہیں کھائے جاتے ہیں، یہ ایک غلط حرکت ہے اور یہ غیر شرعی اور جاہلانہ رسم ہے۔ اور ایک کتاب ''عجیب داستان'' پڑھی جاتی ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں یہ نہ پڑھی اور نہ ہی سنی جائے، فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔ اللہ کے نیک بندوں کی کرامات برحق ہیں۔

(سنی بہشتی زیور، حصہ سوم، ص:318)

مفتی وقار الدین رحمہ اللہ تعالی علیہ سے کونڈوں کی شرعی حیثیت کے حوالے سے سوال ہوا، آپ نے جواب میں لکھا: اہلسنت کے نزدیک جیسے ہر فاتحہ جائز ہے، اسی طرح کونڈوں کی فاتحہ جائز ہے، لکڑ ہارے کی کہانی من گھڑت ہے۔ کھانے کی ہر چیز کے متعلق ادب سکھایا گیا ہے۔ حدیث میں فرمایا: '' دستر خوان پر جو گر جائے اسے اٹھا کر

کھالو"۔ فاتحہ کے کھانے پر قرآن پڑھا جاتا ہے، اس لئے مسلمان اس کا زیادہ ادب کرتے ہیں، اسی وجہ سے لوگوں نے یہ شرط لگالی کہ وہیں بیٹھ کر کھالیں، باہر نہ لے جائیں اس شرط کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں، وہاں بھی کھا سکتے ہیں اور باہر بھی لے جاسکتے ہیں، (وقار الفتاوی، جلد: اوّل، ص: 202، بزم وقار الدین، کراچی)

## دس بیبیوں کی کہانی کا حکم

سوال: دس بیبیوں کی کہانی، جناب سیدہ کی کہانی، شہزادی کی کہانی، لکڑہارے کی کہانی ان کہانیوں کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: یہ تمام کہانیاں من گھڑت ہیں ان کا حقیقت سے اور شریعت سے دور کا بھی کچھ تعلق نہیں۔ ان کہانیوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جو تذکرہ ملتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہا کی جانب جن باتوں کو منسوب کیا گیا ہے وہ شرعاً، عقلاً، نقلاً نامناسب اور لغویات پر مبنی ہیں۔

ان کہانیوں میں یہ واقعہ ہے کہ ایک یہودی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میری بیٹی کی شادی ہے آپ ﷺ کی اجازت درکار ہے تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے گھر شادی میں شریک ہوسکیں۔

حالانکہ یہود کا بغض رسول ﷺ سے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، یہ یہود جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت سے ہی اپنے دل میں آپ ﷺ کیلئے کینہ، عداوت رکھے ہوئے تھے۔ ان یہودیوں کی قلبی خواہش رسول کریم ﷺ کو ایذاء و تکلیف پہنچانے میں تھی بلکہ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو شہید کرنے کے درپے بھی ہوئے۔ عقل بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گی کہ کوئی اپنے دشمن کو دعوت دیں۔ پتا نہیں کیوں ہماری بہنیں اپنی عقل کو استعمال نہیں کرتی

اور ایسی بیہودہ اور من گھڑت کہانی کے سننے کا اہتمام کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی خرافات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## سازش

اگر یہودیوں کو حضور اکرم ﷺ سے محبت ہوتی تو یہ آپ ﷺ کی خوشی کیلئے جو کام کرنا تھا وہ ہے ایمان لانا کب سے لے آتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ درحقیقت ان کہانیوں کا مقصد مسلمانوں کے دل میں یہود کے لیے محبت اور نرم گوشہ پیدا کرنا ہے مزید مسلمانوں کو حکم قرآنی پر عمل کرنے سے روکنا ہے کیونکہ ہمارے رب عزوجل کا فرمان ہے:

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۝ (سورۃ مائدہ آیت ۸۲)

ترجمہ: ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (مائدہ آیت ۵۱)

ترجمہ: اے ایمان والوں یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ترجمہ: ظالموں سے قلبی میلان نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ (سورۃ ھود، آیت ۱۱۳)

مسلمان خواتین! ذرا سوچیں کیا کوئی اپنے رب اور اس کے حبیب ﷺ کے

دشمنوں کی سازش پر عمل کر کے فلاح و کامرانی پا سکتا ہے؟ بعض بہنیں ان کہانیوں کی منتیں مانتی ہیں ذرا سوچیں کہ اپنی مرادان باطل منتوں کے ذریعے پوری ہونے کی امید لگانا عقل و دانشمندی کے خلاف نہیں!؟

حالانکہ ایسی ہی منتوں کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے گناہ کی منت مانی وہ اس گناہ کو نہ کرے۔ (صحیح بخاری جلد ۲، ص ۹۹۱، مطبوعہ نور محمد کراچی)

بعض عورتوں کا یہ بھی ذہن ہوتا ہے کہ اگر ہم نے یہ منت پوری نہ کی تو ہمارا نقصان ہو جائے گا، ایسے خیال کی بنیادی وجہ اللہ پر کامل توکل نہ ہونا ہے، کیا اللہ کی نافرمانی سے بچنے پر کوئی نقصان کا ہونا ضروری ہے؟ نہیں! ہرگز ایسا نہیں بلکہ اس کی فرما نبرداری سے نعمت زوال سے محفوظ رہتی ہے۔

## حرف آخر!

حدیث کا اطلاق جس طرح نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر پر ہوتا ہے اسی طرح صحابہ، تابعین کے قول، فعل اور تقریر پر بھی ہوتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنا لے۔ (صحیح بخاری)

لہذا ان کہانیوں کو بیان کرنے والا نبی کریم ﷺ کی اس وعید کا مستحق ہوگا۔ اور سننے والا بھی گناہ گار ہوگا۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین!!!

## رجب کا مہینہ

## روزہ اور عبادت کی فضیلت

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "رجب کے روزہ داروں کیلئے جنت میں ایک

عظیم الشان محل ہے۔" (لطائف المعارف)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔" (الجامع الصغیر)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے، "رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ رجب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اسی دن محمد ﷺ کو اللہ عزوجل نے مبعوث فرمایا"۔ (شعب الایمان)

## معراج کی حقیقت قرآن سے

قرآن مجید میں ہے کہ: سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ ترجمہ: پاکی ہے کہ جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہم نے اسے اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہ دیکھتا سنتا ہے۔" (بنی اسرائیل، 1)

سرکار ﷺ کے سفر معراج کا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں مفصلاً، مجملاً، کنایۃً اور اشارۃً ملتا ہے۔ مذکورہ آیت مقدسہ کے علاوہ سورہ نجم کی ابتدائی ۱ تا ۱۸ آیات مسلسل مضامین معراج کا ہی بیان کرتی ہیں۔

مذکورہ آیت میں لفظ 'بعبدہ' آیا ہے اس سے مراد بندہ ہے کیونکہ بندہ

روح اور جسم کے ایک ساتھ ہونے سے بنتا ہے ورنہ اگر صرف روح ہوتی تو آیت میں 'بروحہ' آتا۔ مگر یہاں 'بعبدہ' بیان کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ معراج کا سفر سرکار ﷺ نے روح اور جسم کے ساتھ فرمایا۔ بعض بد مذہب لوگ عوام کو گمراہ کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ یہ روحانی معراج تھی نہ کہ جسمانی معراج ۔ یہ عقیدہ قرآن مجید و حدیث کے خلاف ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ، "میں نے اپنے رب کریم کو دیکھا۔"

(مسنداحمد از کتاب ، دیدار الھی)

اس حدیث کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

☆......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج والے آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ "بے شک اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو دولت کلام سے نوازہ اور مجھے اپنا دیدار کروا کر۔ مجھ کو شفاعت کبریٰ و حوض کوثر سے فضیلت بخشی۔"

(ابن عساکر از کتاب ، دیدار الھی)

## شبِ معراج

## کو عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا

شب معراج کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے نسبت ہے اس لئے اس رات اور اس دن کی بڑی فضیلتیں ہیں، عبادت و ریاضت ہر رات میں باعثِ ثواب ہے مگر متبرک اور مقدس راتوں میں عبادات کی فضیلت نہایت مختلف ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہیں۔

☆......حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد

فرمایا"رجب کی ۲۷ ویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔(احیاء العلوم، جلد 1،ص 373)

## بارہ امام پر موقف اہلسنت

سوال: بارہ امام کا ذکر کس حدیث میں ہے؟ نیز ان کے متعلق اہل سنت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: صحیح بخاری میں ہے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا بارہ امیر ہونگے، آپ ﷺ نے ایک کلمہ کہا جو میں نہ سن سکا تو میرے والد نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ سارے قریشی ہونگے۔

سفیان بن عیینہ کی روایت میں ہے کہ لوگوں کا معاملہ چلتا رہے گا۔ جب تک ان کے والی بارہ امام مرد رہیں۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا۔ جب تک ان پر بارہ خلیفہ رہینگے سب پر امت کا اتفاق ہوگا۔

حاکم نے ابو حنیفہ سے ان الفاظ سے روایت کیا میری امت ہمیشہ صالح اور درست رہے گی حتی کے بارہ خلیفہ گزریں گے۔ جو سب قریش سے ہونگے۔

مراد خلفاء اربعہ اور ان کے بعد والے ہیں لیکن مطلقاً نہیں بلکہ وہ لوگ جن کے عہد میں اسلام کو اعزاز و اکرام حاصل ہوا، جن کی بدولت اسلام کو ترقی و عروج نصیب ہوا کیونکہ درحقیقت یہی لوگ نبی کریم ﷺ کی نیابت کے طریقے پر ہیں۔

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

امامت اگر مراد اس سے مقتدی فی الدین یعنی دین میں جس کی پیروی کی جائے تو بلا شبہ ان حضرات کے غلام اور غلاموں کے غلام مقتدی فی الدین ہیں۔

اور اگر امامت سے اصطلاح مقامات و ولایت مقصود ہے تو ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ عبدالملک اور عبدالرب انہیں امامین کہتے ہیں۔ تو بلاشبہ یہ سب حضرات خود غوث ہوئے۔

اور اگر امامت بمعنی خلافت عامہ مراد ہے تو ان میں صرف امیر المومنین مولیٰ علی و سیّدنا امام حسن مجتبیٰ کو ملی اور اب سیّدنا امام مہدی کو ملے گی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

باقی جو منصب امامت و ولایت سے بڑھ کر ہے وہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے جس کو فرمایا: انی جاعلک للناس اماما یعنی میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں (قرآن) یہ امامت کسی غیر نبی کے لیے نہیں مانی جاسکتی۔

جو اس حد پر مانے جیسے روافض مانتے ہیں صریح گمراہی اور بے دینی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک تو بلاشبہ یہ حضرات مجتہدین اور ائمہ مجتہدین تھے اور باقی حضرات بھی غالباً مجتہد ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۶، ص ۴۳۰، ملخصا رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## ﴿نوافل شب معراج﴾

۱۲ رکعتیں ۳ سلام سے پڑھیں: پہلی ۴ رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۳ مرتبہ سورہ قدر پڑھیں۔ دوسری ۴ رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۳ مرتبہ سورہ نصر پڑھیں۔ تیسری ۴ رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۳ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ آخر میں سلام کے بعد ﴿لا الٰہ الّا اللہُ المَلِکُ الحَقُّ المُبِین﴾ دو سو مرتبہ پڑھیں۔ ☆...... جسے یہ سورتیں یاد نہ ہو وہ انکی جگہ سورہ اخلاص پڑھ سکتا ہے۔ ماہ رجب میں زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کرنی چاہیئے بالخصوص سورہ طٰہٰ، سورہ تنزیل، سورہ یٰسین، سورہ الم کو ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

# #JoinHandsWithTrust

دور حاضر میں دین اسلام کو چاروں اطراف سے فتنوں نے گھیرا ہوا ہے اور
اندرونی بیرونی سازشوں سے اسلام کو کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے
ایسے میں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور اسلامی عقائد و مسائل کو عام کرنے
کے لیے تحریک تحفظ اہلسنت گزشتہ 4 سال سے کوشاں ہے، مختلف سوشل میڈیا
فیس بک، واٹس ایپ، ٹیوٹر وغیرہ کے زریعہ ہم علم دین کی ترویج و اشاعت
کے لیے کوشاں ہیں اب تحریک تحفظ اہلسنت اپنے مشن کو مزید وسعت دینا چاہتی
ہے، اس مقصد کے لیے ہمیں علماء کی ضرورت ہے، بلخصوص وہ علماء جو تحریریں
لکھتے ہوں۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ حضرات جو گرافکس ڈزائنرز، اپیلیکیشن ڈیویلپرز،
ویب ڈیویلپرز ہوں، یا آئی ٹی کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں ہم سے رابطہ
فرمائیں۔ تاکہ ایک ٹیم ورک کی صورت میں کام کو آگے بڑھایا جائے، اس مقصد کے
لیے ہم نے ایک واٹس اپ علماء گروپ بھی تشکیل دیا ہے، جس میں ملک بھر
سے اور بیرون ملک کے علماء کو جمع کیا ہے اور مختلف زاویہ نظر سے مسائل فقہ
اور دیگر چیزوں کو زیرِ بحث لاکر دلیلوں کے زریعے فیصلہ کیا جاتا ہے،

دین اسلام کی خدمت کے لیے آپ اگر سمجھتے ہیں کہ
آپ ہمارے ساتھ کسی قسم کا تعاون کر سکتے ہیں تو ہم سے رابطہ فرمائیں۔

/ TTASP021 ttasp021@gmail.com | thareeketahaffuzeahlesunnat.blogspot.com

# #JoinTahaffuz

For Spreading The Light or Islamic Education
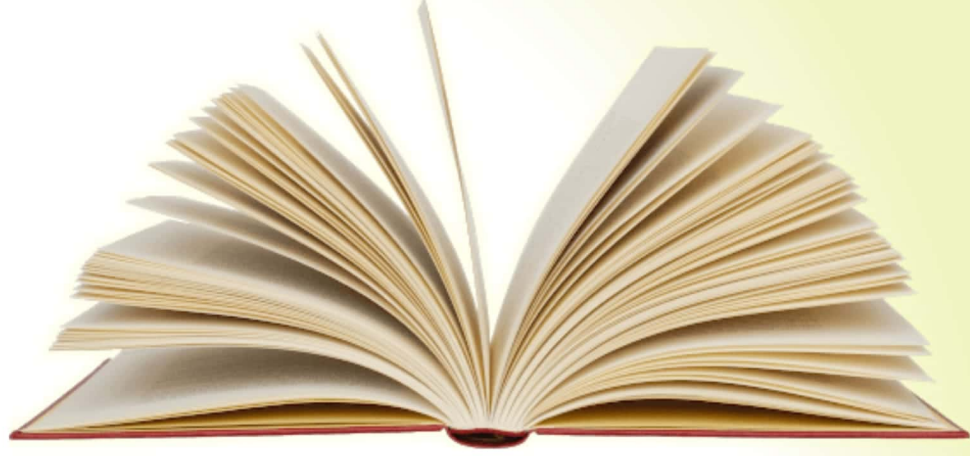
# #JoinTahaffuz

## For Spreading the Education of *Quran-o-Sunnah* in Social media

آج کل لوگ کتابوں کی جگہ ڈیجیٹل بک یا ای بکس کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ڈیجیٹل بکس بغیر کسی مالی خرچ کے کسی ویب سائٹ سے با آسانی ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے یا کسی بھی سوشل نیٹ ورک جیسے ٹیلی گرام وغیرہ سے بھی مل سکتیں ہیں، جدید دور کے ان تقاظوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہماری آئی ٹی مجلس نے یہ سہولت متعارف کرائی ہے کہ اگر آپ کے پاس ایسی کتب موجود ہیں جس سے اُمت کا فائدہ ہو سکتا ہو تو ایسی کتابوں کو پی ڈی ایف فارمیٹ میں کیسے تیار کیا جائے یہ سیکھنے کے لیے **ہماری ٹیم کا حصہ** بنئیں

مزید معلومات کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

**+923368227876**